Ash-aar ki Tashreeh

B.A Urdu (Hons)

اشعار کی تشریح

غالبؔ

خزاں کیا فصلِ گل کہتے ہیں کس کو کوئی موسم ہو
وہی ہم ہیں، قفس ہے اور ماتم بال و پر کا ہے

شاعر کہتا ہے کہ ہمیں کوئی مطلب نہیں کہ خزاں یعنی 'پت جھڑیا' 'رخصتِ بہار' کیا ہے اور فصلِ بہار کسے کہتے ہیں۔ غرض کوئی موسم ہو، یہاں تو ہمیشہ ہی اپنے بال و پر کا ماتم رہتا ہے۔

دلِ نازک پہ اس کے رحم آتا ہے
نہ کر سرگرم اس کافر کو الفت آزمانے

معشوق کا دل موم کرنے کے لیے اس کو لیلی مجنوں کا قصہ سنایا اور یہ بتایا، مجنوں کے عشق کا اثر ہوا کہ جب لیلی بیتاب اور بے حجاب ہو کر دشتِ قیس میں آ گئی۔ یہ قصہ سن کر بجائے اس کے کہ وہ جذبِ عشق سے ڈرتا اور ہم پر مہربان ہوتا کہ معشوق اور عاشق کے پیچھے پیچھے اسے ڈھونڈتا پھرے۔ مطلب صرف اس قدر ہے کہ معشوق کا عاشق کی خبر گیری کرنا خلافِ معشوقیت خیال کرتا ہے۔

ہم جو ہجر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں
کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہیں

شاعر کہتا ہے بادِ صبا بغیر کسی روک ٹوک کے ہر جگہ آتی جاتی ہے اس لیے شعراء اس سے پیغامبر کا کام لیتے ہیں اور جب کوئی شخص کسی کے انتظار میں ہوتا ہے تو وہ بے چین ہو کر ادھر ادھر دیکھتا ہے۔ کہتے ہیں ہجر

میں ہجر میں ہم جو کبھی دیوار کو دیکھتے ہیں اور کبھی ہماری نظر دروازے پہ جاتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ کبھی ہمیں یہ خیال آتا ہے کہ کہیں بادِ صبا پیغامِ یار نہ لائی ہو اور دروازے کو بار بار دیکھنے کی یہ وجہ ہے کہ ہمیں قاصد کے آنے کا انتظار ہے۔ ظاہر ہے کہ بادِ صبا دیوار پر سے اور قاصد دروازے میں سے آئے گا۔

نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں
شبِ فراق سے روزِ جزا یاد نہیں
کوئی کہے کہ شبِ مے میں کیا برائی ہے
بلا سے آج دن کو ابرو باد نہیں
علاوہ عید کے ملتی ہے اور دن بھی شراب
گدائے کوچۂ مے خانہ نامراد نہیں

پہلے شعر میں شاعر کہتا ہے ایسا نہیں ہے کہ مجھے قیامت پر اعتقاد نہیں ہے۔ میں قیامت پر ایمان رکھتا ہوں۔ صرف بات اتنی ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ عذابِ قیامت شبِ فراق کے عذاب سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ گویا میرے نزدیک شبِ ہجر کی سختیاں اور شدائدِ عذاب قیامت سے بڑھ کر ہیں۔

Dr. H M Imran

Deptt. of Urdu

S S College, Jehanabad

Contact: 9868606178

,imran305@gmail.com